السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دوست جب سفر پر یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو روزانہ صبح شام کسی ایک یا بعض افراد کو صبح وشام کے مسنون اذکار پڑھنے کو کہتے ہیں باقی سب لوگ سنتے رہتے ہیں (خود نہیں پڑھتے) اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام کچھ خاص اذکار کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے اور خاص دعائیں پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دعائیں سن کر یاد کرلیں وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی طور پر یہ اذکار اور دعائیں پڑھنے لگے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کوئی طریقہ مروی نہیں کہ وہ مل کر یہ دعائیں اور اذکار پڑھتے ہوں یا اکٹھے پڑھتے ہوں یا ایک پڑھتا ہو اور باقی خاموشی سے سنتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس دعا کرنے کی کیفیت میں اور تمام شرعی امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کریں۔ بھلائی تمام تران ی اتباع ہی میں ہے اور ہر قسم کا شران کی مخالفت میں۔ لہٰذا ذکر دعا کے لیے جمع ہونا یا سے ایک طریقہ اور عادت بنالینا بدعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحدَثَ فِي أَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَيْسَ مِنْہُ فَہُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَۃٍ وَكُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ))

''نئے ایجاد ہونے والے کاموں سے بچو، ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ابن عمر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَۃَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَھْلِي وَمَالِي، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

''اے اللہ! میں تجھ سے دین، دنیا اور اہل اور مال میں عافیت ک سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن دے اور میرے حفاظت فرما میرے اگے، پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر کی جانب سے اور تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑلیا جائے۔'' (یعنی زمین میں دھنس جانے سے تیری پناہ میں اتا ہوں)۔

یہ حدیث امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ))

''اے اللہ ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری توفیق سے شام کی اور تیرے حکم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

شام کو یہی الفاظ فرماتے لیکن والیک النشور کی بجائے الیک المصیر (تیری ہی طرف واپسی ہے) فرماتے۔ یہ حدیث ابوداود، نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔[1]

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز۔

---

[1] مسند احمد ۲/ ۲۵، ابوداود حدیث: ۵۰۶۸۔ نسائی ۸/ ۲۸۲، ابن حبان حدیث: ۲۳۵۶۔ مستدرک حاکم ۱/ ۵۱۷

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ